May, 1971

مسجد نور
علی پور سیداں شریف
ماہنامہ
انوار الصوفیہ
نگران اعلیٰ
جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب
مدیر اعلیٰ
غلام رسول گوہر
مقام اشاعت، کوٹ عثمان خاں قصور ضلع لاہور

رحمۃ اللہ علیہ

انوار الصوفیہ رسالہ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام ۱۹۰۴ کو شروع کروایا تھا

رسالہ انوار الصوفیہ کی ۴۲ جلدیں مہیا کرنے پر جناب محمد محمود صاحب کا مشکور ہو اور ان رسائل کا سکین کا تمام کام شیخ معزالدین فاونڈیشن کے بانی جناب پروفیسر محمد عاطف صاحب نے کروایا ہے،(بختیار حسین جماعتی) رسائل کی لسٹ درج ذیل ہے

پروفیسر محمد عاطف
خلیفہ مجاز شیخ معزالدین طالبی جماعتی

1	1950 February	15	1965 March	29	1973 October
2	1950 March	16	1966 September	30	1973 November
3	1959 May June	17	1966 October	31	1974 February
4	1959 Sept October	18	1966 November	32	1974 April
5	1961 March	19	1967 October	33	1974 May June
6	1961 September	20	1968 October Nov	34	1974 July
7	1961 October Nov	21	1971 Agust	35	1974 May June
8	1962 April	22	1971 December 1972 Jan	36	1975 Agust
9	1962 January	23	1971 May	37	1975 July
10	1962 November	24	1971 July	38	1975 May
11	1962 December	25	1971 Semptember	39	1975 September
12	1963 March	26	1972 April	40	1976 Nov Dec
13	1964 May JUne	27	1973 January	41	1976 Sep Oct
14	1964 JUNE	28	1973 September	42	1977 March April

شیخ معزالدین فاؤنڈیشن لاہور

بسرپرستی مولانا الحاج پیر سید
نور حسین شاہ صاحب مدظلہم

بنظر عنایت حضرت مولانا الحاج پیر سید
محمد حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ

بہ ظلّ عاطفت مولانا الحاج پیر سیّد
حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری

ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور (پاکستان)

جلد ۵۸ | بابت ماہ مئی ۱۹۷۱ء | شمارہ ۱۴

ایڈیٹر
غلام رسول گوہر جماعتی

معاون
مولانا عبد العزیز نقشبندی ترضائی

بدل اشتراک

سالانہ چندہ ۵ روپے
معاونین سے ۱۰ روپے
سرپرست حضرات سے ۲۰ روپے

بھارتی خریدار پتہ ذیل پر چندہ بھیجکر رسید ڈاک ہمیں بھیجدیں۔
حاجی پیر محمد طاہر صاحب جماعتی
محلہ تمباکو والا مراد آباد (یوپی)

مقام اشاعت
اندرون کوٹ عثمان خان قصور (ضلع لاہور)

محمود حسن پرنٹر نے لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور سے چھپوا کر غلام رسول گوہر پبلشر نے کوٹ عثمان خاں قصور سے شائع کیا۔

جناب انجم صاحب وزیر آبادی

ہے بعد از خدا صرف دربار تیرا

مدد المدد بے سہاروں کے والی
بڑھی حد سے اُمت کی آشفتہ حالی

چمکتا رہے تیرے روضے کا گنبد
دمکتی رہے تیرے روضے کی جالی

تیرے در پہ ہیں رفعتیں سربسجدہ
سلاطیں ہیں تیرے کرم کے سوالی

تیرے دم سے روشن ہیں خورشید و انجم
تجھی سے شگفتہ ہوئی ڈالی ڈالی

ہے بعد از خدا صرف دربار تیرا
جہاں سے نہیں لوٹتا کوئی خالی

عطا کر مسلماں کو پھر سے عطا کر
وہ عزمِ حسینیؓ، وہ عشقِ بلالیؓ

مجھے بھی بلائیں کسی روز انجمؔ
ضعیفوں کے مولا، غریبوں کے والی

انوار القرآن
قسط نمبر ۳

غلام رسول قمر

سورۃ البقرہ مدنیۃ

الم - ذالک الکتاب لاریب فیہ - یہ وہ کتاب ہے جس میں شک نہیں -

مفسرین کے اقوال ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ بعد از ہجرت مدینہ منورہ میں جو سورۃ پہلے نازل ہوئی وہ سورۃ بقرہ ہے - ایک اور روایت کے مطابق اس کی یہ آیت واتقوا یوماً ترجعون فیہ الی اللہ - مدنی نہیں مکی ہے - اس لئے کہ یہ آیت یوم نحر میں مکہ مکرمہ میں حجۃ الوداع میں نازل ہوئی - اس کی تمام آیات ۲۸۶ اور ۶۲۲۱ کلمے ۲۵۵۰۱ حرف ہیں (خازن)

ابن العربی نے احکام القرآن میں کہا کہ میں نے اپنے بعض شیوخ اور اساتذہ سے سنا ہے کہ اس میں ایک ہزار امر اور ایک ہزار نہی اور ایک ہزار حکم اور ایک ہزار خبر ہے - اس کی فقاہت اور غور و تدبر کی عظمت کے پیش نظر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آٹھ سال اس کا علم حاصل کرنے پر صرف کئے - (روح البیان)

فضائل سورۃ بقرہ ابی امامۃ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے "تم قرآن پڑھو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتا ہوا آئے گا - دو روشن چیزوں بقرہ اور آل عمران کو پڑھو اس لئے کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دو بادل یا دو سائبان یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں ہیں جھگڑیں گی اپنے پڑھنے والے کی جانب سے - تم پڑھو بقرہ اس لئے کہ اس کا لینا برکت اور اس کا ترک حسرت ہے اور جادوگر اس کے مقابلہ میں نہیں اتر سکتے"۔

ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اس لئے کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے شیطان اس سے بھاگ جاتا ہے - ابی ہریرہ سے ایک یہ روایت بھی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - ہر چیز کی کوہان (یعنی اس کا عمدہ حصہ) ہوتا ہے اور قرآن کی کوہان سورۃ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے جو تمام آیات کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے"۔ (خازن)

حروف مقطعات کی بحث الم اور اس کے نظائر حروف بسوط کے جن سے کلام مرکب ہوتا ہے نام ہیں - مثلاً قاف : قال کے پہلے حرف پر اور الف الم ہے

وسط یہ اور لام اس کے آخری حرف پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح دیگر مثالوں کو سمجھنا چاہیئے۔ اس بات پر کہ یہ اسماء ہیں یہ دلیل ہے کہ ان میں سے ہر ایک معنی فی نفسہٖ پر دلالت کرتا ہے۔ اور ان میں امالہ اور تفخیم اور تعریف تنکیر اور جمع و تصغیر سے تصرف کیا جاتا ہے اور وہ معرب ہیں ان کا آخر اس طرح ساکن ہے جس طرح زید اور دیگر اسماء کا آخری حرف جب کہ اعراب کا کوئی موجب اور اس کا مقتضی موجود نہ ہو ساکن ہوتا ہے۔ بعض نحویوں نے کہا ہے کہ یہ اسماء اسماء اصوات کی طرح مبنی ہیں۔ جیسے کوے کی آواز کی حکایت کے لئے غاق مبنی ہے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہ مقطعات جو بعض سورتوں کے اوائل میں ہیں سورتوں کے نام ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان حروف سے قسم کھائی ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے اور بعض نے کہا وہ متشابہ سے ہے جس کی تاویل بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔

حروف مقطعات تحدید کے طور پر تحدی بالقرآن کرنے والوں کی تنبیہہ اور آگاہی کے لئے یا ان کے دلوں میں یہ تحریک پیدا کرنے کے لئے لائے گئے ہیں کہ یہ قرآن جس کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کا کلام کہہ کر پیش کیا ہے وہ انہی حروف سے مرتب ہے جن سے تم اپنے کلام کو منظوم اور مرتب کرتے ہو۔ اس کے باوجود اگر تم قرآن کا معارضہ کرنے سے عاجز آگئے تو تمہیں یقین کرنا چاہیئے کہ قرآن بشر کا کلام نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے جس کا معارضہ کرنا تمہاری استطاعت سے خارج ہے۔

اکثر مفسرین نے تو حروف مقطعات کی تفسیر میں اللہ اعلم بمرادہٖ بذالک کہا ہے کہ ان حروف کی اصل مراد کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اس کے علم کو اس نے اپنی ذات کے لئے پسند کیا ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ حروف حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رب تعالیٰ کے مابین راز ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خاص راز کی باتیں اپنے محبوب سے کی ہیں اور لوگوں کو ان پر مطلع کرنا خلاف مصلحت ہے ان کو ان حروف کے اشاروں میں بیان کیا ہے جیسا کہ محب اور محبوب نے اپنے مابین کوئی بات کرنے کے لئے خاص اشارے مقرر کئے ہوتے ہیں جب وہ بات ان اشاروں سے کرتے ہیں تو اغیار کو ان سے آگاہی نہیں ہوتی۔ بعض نے کہا کہ ان حروف میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم مخفی ہے۔ وہ معلوم نہیں ہوتا مگر جس کو اللہ تعالیٰ آگاہ کرنا چاہے۔ بعض نے اپنے ظن سے ان حروف کے کچھ معانی بیان بھی کئے ہیں مگر وہ قطعی اور یقینی نہیں ہیں۔

الٓمّٓ۔ قیل ان حروف الہجاء فی اوائل السور من المتشابہ الذی استاثر اللہ بعلمہا وھی سر اللہ فی القرآن فنحن نؤمن بظاہرھا ونکل العلم فیہا الی اللہ تعالیٰ (خازن) کہا گیا ہے کہ سورتوں کے اول میں حروف ہجاء متشابہ سے ہیں جن کو پسند کیا ہے اللہ نے اپنے علم کے لئے۔ اور وہ قرآن میں اللہ کا راز ہے۔ پس ہم ایمان لاتے ہیں ان کے ظاہر کے ساتھ اور ان کا علم اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہر کتاب میں صفوۃ ہے اور قرآن کا صفوۃ حروف تہجی ہیں (صفوۃ کے معنی خالص اور عمدہ کے ہیں) جاننا چاہیئے کہ سورتوں کے اوائل میں جو ۱۴ حروف ۲۹ سورتوں میں آئے ہیں وہ یہ ہیں الف ل م ص ر ک ھ ی ع ط س ح ق ن۔ یہ حروف حروف تہجی کا نصف ہیں (خازن)

ذالک الکتاب :- یعنی وہ کتاب جس کا وعدہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی زبان پر کیا گیا تھا (مدارک) یعنی یہ کتاب وہ قرآن ہے اور کہا گیا اس میں اضمار ہے یعنی ھذا الکتاب الذی وعدنا تک بہ - یہ وہ کتاب ہے جس کا میں نے اسے محبوب آپ سے وعدہ کیا تھا - اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس پر کتاب نازل کرے گا - جس کو پانی محو اور کثرۃ رد اس کو بوسیدہ اور پرانا نہ کرے - جب قرآن نازل ہوا تو محبوب کو یاد دلایا کہ یہ وہی کتاب ہے جس کا میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا - ایک روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو کہا تھا کہ وہ کتاب نازل کریگا اور عظیم الشان رسول مبعوث کرے گا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے - پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور مدینہ میں یہود بہت تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا اور ان کو وہ پرانا وعدہ یاد فرمایا کہ یہ وہی کتاب اور وہی رسول ہے جس کا میں نے آج سے کئی سو سال قبل موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے زمانہ میں تم سے وعدہ کیا تھا۔

الکتاب :- مصدر بمعنی مکتوب ہے - لغت میں کتاب کے معنی ملنا اور جمع کرنا ہے - لشکر کو اسی وجہ سے کتیبہ کہتے ہیں کہ اس میں بہت سے آدمیوں کا اجتماع ہوتا ہے - کتاب کا نام کتاب اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں حروف آپس میں ایک دوسرے سے ملتے اور جمع ہوتے ہیں اور **الکتاب** قرآن کے اسماء میں سے ایک اسم بھی ہے - **لاریب فیہ** ریب کے معنی شک کے ہیں - مطلب یہ ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور وہ حق اور سچ ہے اس میں کوئی شک نہیں - بعض نے کہا کہ لاریب بظاہر خبر ہے مگر معناً نہی ہے کہ تم اس کتاب میں مت شک کرو -

اگر کہا جائے کہ قرآن میں بعض لوگوں نے شک کیا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی کتاب یا اس کا کلام ماننے سے انکار کیا ہے تو پھر لاریب فیہ کا کیا مطلب ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن فی نفسہٖ سچا اور حق ہے جو کوئی بنظر عمیق اس کے اسلوب بیان اور پاکیزہ اور نورانی معانی پر اور ان خوبیوں پر جو اس میں موجود ہیں غور کرے گا وہ یقیناً یہ کہنے کے لئے مجبور ہوگا کہ یہ کتاب اللہ کی ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں - اور جو کوئی شک کرتا ہے وہ محض معاند ہے جو عناد وبغض کی وجہ سے شک کر رہا ہے - گویا وہ دوپہر میں سورج کو جھٹلا رہا ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ایک غلطی کی تصحیح

ادارہ کی غلطی سے ماہ اپریل کے شمارہ میں علی پور شریف کے سالانہ عرس شریف کی تاریخ ۱۰-۱۱ مئی بروز سوموار، منگل چھپ گئی ہے جو کہ غلط ہے

اس کی بجائے

عرس شریف ۹-۱۰ مئی بروز اتوار اور سوموار کو منعقد ہو رہا ہے - جملہ قارئین رسالہ اس تاریخ کو نوٹ کرلیں اور یاد رکھیں

الوعظ والتذکیر

حقوق والدین

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ وقضیٰ ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اُفٍّ ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا ۝ پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل

اور تیرے رب نے حکم دیا کہ تم بندگی نہ کرو مگر اسی کی اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اگر پہنچے تیرے پاس ان دونوں سے ایک۔ بڑھاپے کو یا ہر دونوں تو نہ کہہ ان کو ہوں نہ اور مت جھڑک ان کو اور کہہ ان کو اچھی بات اور محبت سے ان کے لئے بازو جھکا اور کہہ اے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح ان دونوں نے میری پرورش کی جب کہ میں چھوٹا تھا۔

اس آیت میں یہ بات قابل غور ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اول اپنی عبادت کا اور اس کے بعد اس سے متصل دوسرے نمبر پر ماں باپ سے احسان یعنی نیکی اور بھلائی کرنے کا حکم دیا۔ اس سے واضح ہوا کہ عبادت خداوندی اور ماں باپ سے بھلائی دونوں نہایت اہم اور مؤکد اور اشد واجبات سے ہیں۔ بندہ کامل اور ولی وہی ہے جس کا قدم عبادت میں راسخ ہو اور ماں باپ کا خدمت گذار اور تابعدار ہو۔ اس لئے کہ انسان کا وجود اور اس کی زندگی بظاہر ماں باپ کی رہین منت ہے۔ یعنی اس کے عدم سے وجود میں آنے اور عالم دنیا میں پیدا ہونے کا ظاہری سبب اس کے ماں باپ ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ اس کے وجود وحیات کا حقیقی سبب ہے پہلے اس نے حقیقی سبب کی تعظیم کا حکم دیا۔ اس کے بعد اس نے ظاہری سبب کی تعظیم کا اللہ کی صفات ایجاد اور ربوبیت اور رحمۃ اور رأفت کے آثار کا بہ نسبت اپنی اولاد کے مظہر اول اور آئینہ ماں باپ ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت ایجاد وتخلیق اور تربیت اور رحمت وشفقت کا ظہور ماں باپ کے واسطے سے ہے۔ اس لئے ان مذکورہ صفات کے ظہور وآثار کے لئے ماں باپ خداوند کریم کا آئینہ اور مظہر اتم ہیں اور

اس کا مظہر ہو وہ قابل صد تعظیم ہے۔ اللہ کی توحید کے بعد تمام واجبات سے اہم ماں باپ سے احسان اور بھلا کرنا، حدیث میں ہے بر الوالدین افضل من الصلوٰۃ والصوم والحج والعمرۃ والجہاد فی سبیل اللہ۔ ماں باپ سے نیک سلوک کرنا نماز روزے۔ حج عمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔ ماں باپ کو کسی بات سے تنگ آکے ہوں ہاں کرنے سے بھی منع فرمایا۔ اگر کوئی بات ان سے ناپسند ہو تو اس پر صبر اور ضبط سے کام لیتے ہوئے خاموش رہنا لازم ہے۔ ان پر نکتہ چینی کرنا اور ہوں ہاں کرنا جائز نہیں۔ اگر ان کی دل آزاری اور رسالت خاطر کے بغیر ناگوار امر میں لطیف انداز سے اصلاح کرنا میسر اور آسان ہو تو کر دے اس میں مضائقہ نہیں۔ ان کو سخت سست کہنا اور جھڑکنا تو بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

سوچنا چاہیے کہ جب ہوں ہاں کہنا جائز نہیں تو جھڑکنا تو اس سے بھی کئی مراتب زیادہ سخت ہے۔ حکم ہے کہ ہر حال میں ان سے اچھی بات کہے جس سے ان کا دل خوش ہو اور دل میں رنجیدگی اور افسردگی پیدا نہ ہو۔ ان کے حضور و غیبت میں ان کے حق میں سراپا ادب ہو کر رہے۔ ان کا نام لے کر نہ پکارے۔ جب پکارے تو ابا جی، امی جی کہہ کر پکارے دیکھئے قرآن پاک میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو باوجودیکہ وہ کافر تھا یا ابت کہہ کر پکارا ہے واذ قال ابراھیم لابیہ یا ابت۔ اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اے میرے باپ یعنی (اباجی) اور کسی کے ماں باپ کو گالی دے کر اپنے ماں باپ کو گالی نہ نکلوائے اور ماں باپ کو غضب اور حقارت سے نہ دیکھے ذلت کے بازو کو پست کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے کے وقت تواضع اور نرمی اختیار کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا: کن مع الوالدین کا العبد المذنب الذلیل الضعیف للسید۔ ماں باپ کے ساتھ اس طرح ہو جس طرح خطا کار ذلیل اور کمزور غلام اپنے آقا کے سامنے ہوتا ہے۔ ماں باپ سے نیک سلوک اور بھلائی اور خدمت اور ادب اور ان کے سامنے تواضع کا اختیار کرنا رحمت کے نتیجہ سے ہے۔ جو ماں باپ کے لئے اولاد کے دل میں فطری طور پر ہوتی ہے۔ بعض مفسرین نے کہا کہ جب بھی کوئی اپنے ماں باپ کو دیکھے تو رحمت اور محبت کی نگاہ سے دیکھے۔

حدیث میں ہے ما من ولد ینظر الی الوالد او الی والدتہ نظر رحمۃ الا کان لہٗ بما حجۃ وعمرۃ وقیل ان نظر فی الیوم الف مرۃ قال وان نظر فی الیوم الف کما فی خالصۃ الحقائق ویقبل رجل امیہم تواضعاً (روح البیان) نہیں کوئی بیٹا جو دیکھے اپنے باپ کو یا اپنی ماں کو محبت کی نظر سے مگر ہوتا ہے اس کے واسطے اس نظر رحمت کے بدلے ثواب حج اور عمرہ کا عرض کی گئی اگرچہ وہ ایک دن میں ایک ہزار بار دیکھے آپ نے فرمایا ایک ہزار لیا اگرچہ وہ ایک دن میں ایک لاکھ بار دیکھے۔

اس کے بعد روح البیان میں ایک حکایت نقل کی گئی ہے کہ ایک آدمی استاذ ابی اسحاق کے پاس آیا اور کہا

میں نے گزشتہ رات خواب میں آپ کی داڑھی کو جواہرات سے مرصع دیکھا ہے۔ استاذ ابی اسحاق نے کہا کہ تیرا خواب سچا ہے۔ میں نے گزشتہ رات اپنی ماں کے پاؤں کے تلووں کو اپنی داڑھی سے پونچھا تھا۔ اس سبب سے مجھے خواب میں یہ دکھایا گیا ہے۔

حضرت اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ماں باپ کی خدمت کی سعادتوں اور بھلائیوں سے یہ ہے کہ ان کا کام یا خدمت خود اپنے ہاتھ سے کرے۔ نوکروں اور غلاموں سے نہ کروائے۔ اس لئے کہ اپنے معلم اپنے ماں باپ اور سلطان اور مہمان کی خود خدمت کرنا آدمی کے لئے عار نہیں ہے اور اپنے باپ کی نماز میں امامت نہ کرے اگرچہ اس سے زیادہ فقیہہ اور عالم ہو۔ اور ماں باپ کے آگے ہو کر نہ چلے مگر اس لئے کہ وہ ان کے آگے سے کنکر پتھر کانٹا یا کوئی بھی تکلیف دینے والی چیز اٹھا کر پھینکے گا۔ اور مجلس میں ان کے سامنے میر مجلس ہو کر نہ بیٹھے اور کھانے اور پینے اور پہننے اور کلام کرنے میں ان پر سبقت نہ کرے۔

فقہاء نے کہا اپنے باپ کو گرجا یا غیر مسلم معابد کی طرف لے کر نہ جائے۔ اور اگر وہ اس کو کہے کہ مجھ کو وہاں تک پہنچا دو جب کہ وہ معذور ہو تو اس کو پہنچا دے اور اس کو شراب نہ دے۔ اور اگر وہ شراب پی کر اس کو برتن دے تو لے لے۔ ابی یوسف رحمۃ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اذا امرہ ان یوقد تحت قدر و فیھا لحم الخنزیر اوقد۔ جب باپ نے حکم دیا کہ ہانڈی کے نیچے جس میں خنزیر کا گوشت ہے آگ جلا تو جلا دے۔ اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے آپ کو حقیقی ماں باپ سے نفرت کرتے ہوئے ان کے غیر کی طرف منسوب کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس پر لعنت ہو گی۔ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کی نہ فرض عبادت قبول ہو گی نہ نفل۔

ماں باپ کے لئے رحم کی دعا مانگنا چاہیے جیسے اس آیت میں تعلیم دی گئی ہے۔ کہ اے رب تو ان پر رحم کر جس طرح انہوں نے بچپنے میں مجھے پالا اور مجھ پر رحم کیا۔ اگر ماں باپ کافر ہوں تو ان کے لئے اسلام کی دعا کرے۔ ان کے حق میں یہ رحمت کی دعا ہو گی اس لئے کہ اسلام رحمت کا موجب اور باعث ہے۔ یہ تمام تقریر روح البیان سے نقل کی گئی ہے۔ اسی میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ اپنے ماں باپ کے لئے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے رخصت ہوئے۔ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرا منہ پس جب آپ کو علم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا نہیں کی۔

حدیث میں ہے کہ جب بندہ ماں باپ کے لئے دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو دنیا میں رزق اس سے منقطع ہو جاتا ہے۔ روح البیان والے نے کہا کہ ابن عیینہ سے میت کی طرف سے صدقہ کرنے کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کل ذالک واصل الیہ ولا شئی انفع لہ من الاستغفار ولو کان شئی افضل منہ لامرکم بہ

فی الاولین - یہ سب کچھ اس کو پہنچتا ہے - اور کوئی چیز اس کو استغفار سے زیادہ نافع نہیں - اگر کوئی چیز اس سے زیادہ نافع ہوتی تو میں اس کا ماں باپ کے لئے حکم کرتا - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول اس کی تائید کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ بندے کے درجہ کو جنت میں بلند کرتا ہے - پس وہ کہتا ہے اے میرے رب یہ درجہ کی بلندی میرے لئے کہاں سے ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیرے بیٹے کے تیرے لئے استغفار کرنے سے - حدیث میں ہے من زار قبر ابویہ او احدھما فی کل جمعۃ کان بارا - جس نے ہر جمعہ کو ماں باپ کی یا ان میں سے کسی ایک کے قبر کی زیارت کی وہ ماں باپ کے حق میں نیکوکار ہے -

روایت کی گئی ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے ماں باپ بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہیں - میں ان کی اس طرح خدمت کرتا ہوں جس طرح وہ میری بچپنے میں کرتے تھے - کیا ان کا حق میرے اوپر سے اتر جائے گا - آپ نے فرمایا نہیں اس لئے کہ وہ تیری خدمت اس حال میں کرتے تھے کہ ان کو تیری بقا اور عمر کی درازی مطلوب تھی اور تو ان کی خدمت اس حال میں کرتا ہے کہ تجھ کو ان کی موت مطلوب ہے -

حقوق والدین احادیث اور اکابرین دین کے اقوال سے

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مکاشفۃ القلوب کے باب ۸۹ (فی بر الوالدین و حقوق الاولاد) میں رقمطراز ہیں کہ ماں باپ کی قرابت اور تمام قرابتوں سے افضل اور بہت بلند ہے - اس لئے کہ اس میں ولادت کا واسطہ ہے اس میں حق کا تاکد اور پختگی بہ نسبت دوسری قرابتوں کے کئی گناہ زیادہ ہے

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے باپ کو اس کے حق کا بدلہ جو اس پر ہے نہیں دے سکتا یہاں تک کہ پائے اس کو غلام اور خریدے اس کو کہ وہ اس پر آزاد ہو جائے - آپ نے فرمایا جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے ماں باپ اس پر خوش ہیں اس کے لئے اس صبح میں جنت کے دو دروازے کھلتے ہیں - اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے ماں باپ اس پر ناراض ہوں اس کے لئے اس صبح میں نار کے دو دروازے کھلتے ہیں - اسی طرح اگر شام کو اپنے ماں باپ کو راضی پایا تو شام کو دو دروازے جنت کے کھلتے ہیں - اور اگر ان کو ناراض پایا تو دو دروازے دوزخ کے اس کے لئے کھلتے ہیں - اور اگر ماں باپ سے کوئی ایک ہے تو اس کے لئے صبح یا شام کو خوش ہونے سے صبح و شام جنت کا ایک دروازہ کھلتا ہے اور ناراض ہونے سے صبح و شام دوزخ کا ایک دروازہ کھلتا ہے - اور اس سے آگے فرمایا وان ظلما - وان ظلما - وان ظلما - اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں - اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں - اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جنت کی بو پانچ سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے - مگر ماں باپ کا نافرمان اور رحم کا قطع کرنے والا اس کو نہیں پائے گا -

روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا اے موسیٰ جس نے اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کی اور میری نافرمانی کی میں اس کو نیک لکھوں گا۔ اور اس کے برعکس جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی اور میری فرمانبرداری کی میں اس کو نافرمان لکھوں گا۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ ماں باپ کا نافرمان اللہ کا بھی نافرمان ہے اگرچہ وہ اس کی عبادت اور اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہو۔ کئی آدمی نماز۔ روزہ اور دیگر مبرات وحسنات کے بڑے پابند ہوتے ہیں اور بظاہر بڑے متقی اور نیکو کار نظر آتے ہیں مگر ماں باپ کے نافرمان ہوتے ہیں۔ وہ اس حدیث کے مطابق اللہ تعالےٰ کے نزدیک نافرمان ہی ہوتے ہیں۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کے ساتھ ان کی نیکی ان کو کچھ کام نہیں دیتی یعنی وہ اللہ کے ولی اور اس کے دوست نہیں ہو سکتے۔

کہا گیا ہے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام یوسف کے پاس تشریف لائے تو یوسف اپنے باپ کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے عتاب کرتے ہوئے وحی فرمائی استعاظم ان تقوم لا بیک۔ کیا تو اپنے آپ کو اپنے باپ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونے سے بڑا سمجھتا ہے۔ مجھ کو اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں تیری پشت سے نبی پیدا نہیں کروں گا

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم میں سے کوئی کسی چیز کا صدقہ کرنے کے وقت اس کے ثواب کی نیت اپنے ماں باپ کے لئے کرے اگر وہ مسلمان ہوں تو اس کا ثواب اس کے ماں باپ کے لئے بھی ہوگا اور اتنا ثواب بیٹے یا بیٹی کے لئے بھی ہوگا جس نے صدقہ کیا بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں سے کچھ کم کیا جائے۔

مالک ابن ربیعہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نے آکر عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ دیکھتے ہیں میرے اوپر کوئی نیکی جو میں اپنے ماں باپ سے کروں ان کی وفات کے بعد۔ آپ نے فرمایا نعم الصلوٰۃ علیہما والاستغفار لھما وانفاذ عہدھما واکرام صدیقھما وصلۃ الرحم التی لاتوصل الا بھما۔ ہاں۔ ان کا جنازہ پڑھنا اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنا اور ان کے عہد کو جو انہوں نے کسی سے باندھا تھا نافذ یعنی پورا کرنا اور ان کے احبہ اور دوستوں کا اکرام کرنا اور رحم کا ملانا جس کو تو نے نہیں پایا مگر ان کے واسطہ سے۔

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ماں باپ سے بہت بڑی بھلائی یہ ہے کہ ان کے فوت ہونے کے بعد ان کے دوستوں اور عزیزوں سے بھلائی کی جائے۔ اس سے ماں باپ کی روح خوش ہوگی اس سے یہ بات بھی نکلی کہ اپنے شیخ کی وفات کے بعد جو روحانی باپ ہے اس کے مریدین اور دوستوں

صاحب کو عرف میں پیر بھائی یا رانِ طریقت کہا جاتا ہے احترام و اکرام کرے اور ان سے نیکی کرنے سے غافل نہ ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ماں کی دعا بیٹے یا بیٹی کے حق میں بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ پوچھا گیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ماں اپنے بیٹے یا بیٹی پر باپ سے زیادہ مہربان اور شفقت کرنے والی ہوتی ہے اور رحم کی دعا ضائع نہیں جاتی قبول ہو کر ہی رہتی ہے۔

اللہ کا پیارا

از محمد عبدالعزیز عاجز جعفر کوٹی قریشی ہاشمی نقشبندی مجددی چشتی قادری سہروردی

الحمد للہ الذی بعث الینا حبیبہ محمداً والصلوٰۃ والسلام علیہ وعلی آلہ واصحابہ ابداً ابداً

اما بعد یہ چند سطور بطور یادگار میلاد سرکار مدینہ تحریر ہے۔ حضور کا ذکر ماہ ربیع الاول کے جریدہ میں برائے اشاعت دیا جا رہا ہے۔

کیا کہوں کیسا ہے وہ شان ربیع الاول — عید میلادِ نبی جانِ ربیع الاول

جب کائنات میں کفر و شرک ظلمات بن کے چھایا تھا صنم پرستی اشخاص کے قلب و جگر میں جاگزیں تھی۔ جہالت کا تسلط عالم پر متمکن تھا۔ ظلم و ستم مشرق و مغرب پر حاوی تھا۔ سابقہ راہنماؤں کے طرق ہدایت مفقود ہو چکے تھے۔ نہ کوئی ہادی تھا نہ راہ راست پر لانے والا۔ اچانک کوہ فاران سے نور خدا کا ظہور ہوا اور خدا کا پیارا حبیب حضرت محمد رسول اللہ ولادت کے شرف سے مشرف ہوئے۔

جب جہالت بڑھ گئی حد سے تو آخر کیا ہوا — شہر مکہ میں خدا کا اک نبی پیدا ہوا
جو کہ تھا ہمدرد اور غمخوار ہر انسان کا — یعنی نام پاک تھا جن کا محمد مصطفیٰ

آپ کے نور سے کائنات کا گوشہ گوشہ جگمگا اٹھا۔ اور آپ کے رعب سے شاہان جہاں مرعوب ہو گئے زلزلہ آیا اور کسریٰ کے محل کے کنگورے دھڑام سے گر پڑے۔ اور ایران کی سو سال کی آتش کدہ کی آگ فوراً بجھ گئی۔

حبیب خدا کا رعب جہانوں پہ چھا گیا — مکینوں پہ چھا گیا اور مکانوں پہ چھا گیا

وہ سماں کیا تھا جب سرکار تشریف لائے وہ بڑا پُر بہار سماں تھا۔ آپ کی تشریف آوری سے کتب سابقہ کی

پیش گوئیاں پوری ہوئیں۔ فارقلیط (محمدؐ) آئے۔ روح القدس آئے۔ دس ہزار سے ممتاز آئے۔ سرخ و سپید چہرے والے آئے۔ سعد بنی آئے جو سب نبیوں سے بڑے ہیں۔ ان کے سامنے کسی کو دم مارنے کی گنجائش نہیں۔ آپ کی ولادت پر بت اوندھے گر گئے ؎

کلمہ پڑھا بتوں نے اور منہ کے بل گرے   سبحان اللہ! کیسی قدرت ہے آپ کی

آپ کی ولادت باسعادت کی خوشیاں زمین و آسمان پر نمایاں ہونے لگیں۔ جن و بشر۔ حور و ملک عید منا رہے تھے اور ہر جانب مبارک مبارک کی صدا آرہی تھی ؎

عید میلاد نبیؐ کی دھوم عالم میں مچی   واہ سبحان اللہ آگیا حق کا نبیؐ

۱۲ ربیع الاول پیر کا دن تھا عید میلاد نبی کا دن۔ اسی دن محافل میلاد منائی جاتی ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عامر انصاریؓ اپنے عزیز و اقربا سمیت عید میلاد مناتے اور حضورؐ نے محفل میلاد دیکھ کر عامر انصاری کو دعا بھی دی اور فرمایا کہ جو تیری طرح میلاد رسول قائم کرے گا تیری طرح نجات پائے گا۔ اسی یادگار میں اب بھی محافل میلاد قائم کی جاتی ہیں اور جلسے جلوس منعقد کئے جاتے ہیں ؎

کون ہے؟ محفل میلاد سے جو ہو گریزاں   جان وارتے ہیں اس بزم پہ اہل ایماں
خدا و رسولؐ کا ذکر فکر ہی ذریعہ نجات ہے   اس کے ماسوا اور کیا مناجات ہے
صبغۃ اللہ ہے یہی عید میلاد کا صحن   روح کو چمکا دے کر دے معطر یہ چمن

اللہ کا حبیبؐ پیدا ہوا۔ نور آگیا۔ ظلمت مٹ گئی۔ کفر روانہ ہوگیا۔ شرک نے راہ فرار لی۔ بت پرستی معدوم ہوئی۔ توحید کا ڈنکا بجا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نعرہ سے دشت و جبل میں دھاک بندھ گئی۔ گل و گلشن مزین ہوئے۔ آپ کو حلیمہ سعدیہ نے بھی دودھ پلایا۔ اور اس وجہ سے اس نے برکت پائی۔ دولت پائی۔ صحت حاصل کی اور ایمان پایا ؎

گر پلاتی دودھ نہ ان کو حلیمہ سعدیہؓ   کب اسے ایمان ملتا رہتی مفلس اور تبہ
لیکن اس کی خوش نصیبی نے پلایا دودھ تھا   مصطفیٰؐ کے واسطے حق نے بنایا دودھ تھا

اثنائے رضاعت میں حلیمہ سعدیہؓ نے آپؐ کے کئی ایک معجزے دیکھے اور اس کے صاحبزادے نے حضورؐ کا شق الصدر کا معجزہ دیکھا۔ دودھ پلانے کے بعد واپس گھر لائی۔ چھٹے سال کی عمر میں آپ کی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون نے اپنے ننہال مدینہ طیبہ سے واپسی پر مقام ابوا پر وفات پائی اور والد ولادت سے دو ماہ قبل وفات پا چکے تھے ؎

یتیمی میں رہ گیا حبیبؐ خدا ہے آج   سر پہ یتیم کے لولاک لما کا ہے تاج

اب پرورش کی باگ ڈور ظاہری صورت میں ان کے دادا عبدالمطلب کے ہاتھ رہی اور اس کے بعد حضورؐ کے

چچا ابو طالب کفیل رہے ؎

یونہی گذری ہے میرے محبوب کی یہ داستاں کیسی اچھی ہے میرے محبوب کی یہ داستاں

جوان ہوئے مگر جوانی مستی کا عالم ہوتا ہے۔ مگر آپؐ کے وجود مسعود سے ماسوائے ہدایت اور کچھ نہ صادر ہوتا۔ بچوں سے پیار کرتے۔ بوڑھوں کی خدمت کرتے اور ہر مصلحت میں شامل رہتے ؎

خلقت کا غم گسار جہانوں میں آگیا اُس کا خلق ہر روح میں یکسر سما گیا

آپؐ کی دیانت داری کے نور نے ہر بشر کے قلب وجگر میں گھر کر لیا حضورؐ نے قطع رحمی کو قطع کر دیا اور صلہ رحمی کو اپنایا۔

اسی اثنا میں آپ نے غار حرا کو عبادت گاہ بنایا اور ہر روز وہاں آتے جاتے۔ سجدوں پر سجدے کرتے اور خدا کی یاد سے شاد ہوتے۔

آخر ایک دن وہاں حضرت جبرئیلؑ آئے اور آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ سورۃ اقراء کی ابتدائی آیات ؎

آگیا حکم خدا اب تو چپ کیسے رہو لوگو آ کر لو اب اطاعت اٹھو انگڑائیاں نہ لو

اس کے بعد حسب ضرورت گاہے بگاہے قرآن پاک نازل ہوتا رہا۔ یہ مکمل نسخہ ہدایت ہے جو کلام مجید اور کلام اللہ کے اسم سے موسوم ہے۔ یہ وہی نور ہے جو مسلمانوں کے سینوں کو منور کر رہا ہے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات ہے ؎

مضبوط تھام لیتے ہیں جو اس کلام کو کر دیتا ہے بلند خدا ان کے نام کو

آخر کار حضورؐ کو حکم ہوا کہ یہ کلام لوگوں کو سنائیے۔ آپ کے سنانے سے کفار بت پرست ناراض ہو گئے۔ انہوں نے طرح طرح سے آپ کو آپ کے صحابہؓ کو ایذائیں دینا شروع کیں۔ اسی دوران میں حضرت عمرؓ بھی حضورؐ کا قلع قمع کرنے کے لئے شکار کرنے آئے اور خود شکار ہو گئے۔ کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ آپ کا اسلام لانا تھا کہ علانیہ نماز پڑھی جانے لگی۔ خانہ کعبہ توحید سے آباد ہوا اور حضرت امیر حمزہؓ کے ایمان لانے سے اسلام کی دھاک کفار پر بیٹھ گئی۔ اور لگے ایذا دینے۔ کفار کی ایذا دہی سے تنگ آکر صحابہؓ نے جنگ کی اجازت چاہی مگر نہ ملی اور صبر کرنے اور نماز پر قائم رہنے کا حکم ہوا۔ اس کے بعد ہجرت حبشہ کا پھر ہجرت مدینہ کا حکم ہوا۔ ؎

چھوڑ دو حق کے لئے گھر بار میرے دوستو اس سے راضی ہے خدا ہر بار میرے دوستو

نوٹ: ہجرت سے پہلے آپؐ کو معراج بھی ہوئی۔ اس میں آپ نے آسمانوں پر مع جسم و روح کے سیر کی مشہور واقعہ ہے۔

آخر کار آپ کے صحابہؓ نے تعمیل حکم بجا لا کر مدینہ کو ہجرت کی اور خود سرکارؐ نے سب کے بعد تیاری کی۔ رات کو کفار نے آپ کے مکان کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ آپ کے باہر تشریف لانے کے منتظر رہے تاکہ آپ کا کام تمام کیا جائے مگر ناکام رہے اور حضورؐ اپنے بستر پر شاہ علیؓ کو لٹا کر امانتوں کی واپسی کی تاکید کر کے صحیح سلامت باہر آ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ہمراہ لیا اور

غار ثور میں وارد ہوئے۔ صدقے جائیے حضرت ابوبکر صدیق کے جنہوں نے نبی پاک کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر تین میل چڑھائی چڑھی اور غار ثور میں لے آئے ؎

نبوت کا بوجھ صدق نے کندھوں پہ لے لیا　　رتبہ صدیق اکبر کا بالا ہی ہو گیا

غار ثور کیڑے مکوڑوں کا گھر تھا۔ سرکار دو عالم حضرت ابوبکرؓ کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے حضرت ابوبکر صدیق اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بلوں کو بند کرتے رہے۔ ایک بل باقی رہ گیا اس کو ایڑی سے بند کیا۔ اس میں سانپ تھا اس نے فوراً ڈس لیا۔ ؎

درد سے صدیق اکبر کو جو آ گئے آنسو　　اُف نہ کی تا کہ نہ محبوب خدا کو ہو آزار

حضور بیدار ہوئے اور آب دہن لگایا۔ فوراً آرام آ گیا۔ سانپ نے زیارت کی تمنا بیان کی اور اجازت لے کر چلا گیا۔ دشمن تجسس میں غار ثور کے دہانے پر آ پہنچے۔ آپ نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا خدا ہمارے ساتھ ہے حفاظت کا انتظام کرے گا۔ ؎

غم نہ کھا صدیق اکبر غم نہ کھا　　حق ہمارے ساتھ ہے مولا ہمارا واہ وا

خدا نے غار کے دہانے پر مکڑی سے جالا تنوا دیا اور فاختہ سے انڈے رکھوا دیئے۔ یہ دیکھ کر کفار واپس چلے گئے۔ ؎

جس کا حافظ ہو خدا وہ مر نہیں سکتا کبھی　　جو نہ کرنا ہو خدا کوئی کر نہیں سکتا کبھی

آخر آپ وہاں تین دن رہے اور مدینہ کا رخ کیا۔ کچھ دور سراقہ بن جعشم آپ کی تلاش میں آ گیا۔ آپ پر وار کرنے لگا تو زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لئے ؎

گھوڑا بھی زمین میں سراقہ کا گڑ گیا　　اور خود مع تیغ گھوڑے پہ اڑ گیا

لگا معافیاں مانگنے۔ آخر اس شرط پر معافی مل گئی کہ حضورؐ کے حالات سے مطلع نہ کرے گا۔ وہ مسلمان ہو گیا تو آپ نے اس کو کسریٰ پرویز کے سنہری کنگن پہنائے جانے کی بشارت دی جو عہد فاروقی میں پوری ہوئی ؎

مصطفےٰ کو مان کر دولت ملی ساماں ملا　　بخشش ملی راحت ملی جہاں ملا ایماں ملا

پھر اللہ کا حبیب مع اپنے یار غار کے روانہ ہوا۔ راہ میں بڑھیا کا خیمہ آیا آپ نے وہاں رات گذاری اور اس کی نا شیر دار بکری سے دودھ دوہ کر خود بھی پیا اور یار کو بھی پلایا اور بڑھیا کے گھر کے سارے برتن دودھ سے بھر دیئے۔ یہ معجزہ دیکھ کر بڑھیا اور اس کا خاوند مسلمان ہو گئے ؎

اللہ کے حبیب کا برکت کا ہاتھ ہے　　جس پہ لگے وہ ٹھیک ہے حق اس کے ساتھ ہے

پھر آپ نے اپنے یار غار کے ہمراہ سفر اختیار کی۔ راستہ میں ایک شخص ملا آپ نے اس کو فرمایا ہمارا

رقعہ دے دو۔ اس نے عرض کی حضور وہ کون سا رقعہ۔ آپ نے فرمایا تبع بادشاہ کا۔ اس نے فوراً نکال دیا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر آپ مدینہ شریف کے قریب ودواع ثنیۃ کی پہاڑیوں تک پہنچ گئے۔ اللہ کے حبیب کی آمد کی خوشیوں میں لڑکیاں دف بجاتی اور گاتی رہیں۔ ؎

چاند سے بڑھ کے ٹکڑے والا پیارا محمد آیا ہے — دلوں کو روشن کرنے والا ہمارا محمد آیا ہے
جن کی تمنا دل میں جمی تھی سہارا محمد آیا ہے — خدا کا پیارا بیچاروں کا چارا محمد آیا ہے

آخر ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی اور آپ نے اس کے مکان میں قیام فرمایا ؎

جس کے گھر تشریف لائے سرور دو عالم وہ کیا — بالا رتبہ کا صحابی اس پہ راضی ہے خدا

اس کے بعد اسلام جا بجا پھیلا۔ جنگیں ہوئیں فتوحات ہوئیں صلحیں ہوئیں اور ۸ھ میں مکہ فتح ہوا۔ اور آخری حج پر آپ نے وعظ فرمائی۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کرنا۔ غلاموں سے مساوات اور متواضع زندگی بسر کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور اس کے بعد ۱۱ھ میں ۱۲ ربیع الاول پیر کو دنیا سے رحلت کر گئے اور خدا کے وصال سے واصل ہوئے صلے اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ ؎

ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے حق کے حبیب — عاجزوں کو ہو زیارت یا نقیب و یا نصیب

دعا ہے کہ ہمیں اللہ تعالے اپنے حبیب پاک کی شفاعت و زیارت اور حضوری نصیب فرمائے۔ ؎

دل کو ڈھارس تب بندھے جب حق کا پیارا دیکھ لوں — رحمۃ للعلمین دل کا سہارا دیکھ لوں

قارئین کی خدمت میں

نیوز پرنٹ کاغذ جس پر اخبار اور جرائد رسائل چھپتے ہیں پہلے بھی بعض وجوہات سے بہت گراں اور مہنگا ملتا تھا۔ لیکن پھر بھی چار و ناچار جہاں تک امکان و مقدور کا دائرہ تھا خریدا جاتا اور رسالہ باقاعدہ پورے ۴۵ صفحات پر شائع کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا تھا۔ اب چونکہ مشرقی پاکستان کے حالات کی ناسازگی کی وجہ سے کاغذ نہیں آ رہا بازار میں کاغذ اتنا مہنگا ہوگیا ہے کہ رسالہ کا ۴۵ صفحات پر شائع کرنا دائرہ امکان سے خارج ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ رسالہ کی اشاعت کے دیگر اخراجات بھی بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے موجودہ چندہ مبلغ پانچ روپے کے عوض اسی کی اشاعت کا باقاعدہ قائم رکھنا ناممکن ہوگیا ہے۔ اگر چندہ بڑھایا جائے تو خریداروں پر بہت دشوار ہوگا۔ اس لئے جب تک کاغذ کی قیمت اعتدال پر نہیں آتی اور ملک کے حالات پرسکون نہیں ہوتے ہم رسالہ کو صرف ۱۶ صفحات پر شائع کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ملکی حالات کو بہتر بنا دے۔ آمین

ایڈیٹر

رقعہ دے دو۔ اس نے عرض کی حضور وہ کون سا رقعہ۔ آپ نے فرمایا تبعؑ بادشاہ کا۔ اس نے فوراً نکال دیا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر آپ مدینہ شریف کے قریب وداع ثنیۃ کی پہاڑیوں تک پہنچ گئے۔ اللہ کے حبیبؐ کی آمد کی خوشیوں میں لڑکیاں دف بجاتی اور گاتی رہیں۔ ؎

چاند سے بڑھ کے مکھڑے والا پیارا محمدؐ آیا ہے — دلوں کو روشن کرنے والا ہمارا محمدؐ آیا ہے
جن کی تمنا دل میں جمی تھی سہارا محمدؐ آیا ہے — خدا کا پیارا بیچاروں کا چارا محمدؐ آیا ہے

آخر ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی اور آپ نے اس کے مکان میں قیام فرمایا ؎

جس کے گھر تشریف لائے سرور دو عالم وہ کیا — بالا رتبہ کا صحابی اس پہ راضی ہے خدا

اس کے بعد اسلام جابجا پھیلا۔ جنگیں ہوئیں فتوحات ہوئیں صلحیں ہوئیں اور سنہ ۱۰ھ میں مکہ فتح ہوا۔ اور آخری حج پہ آپ نے وعظ فرمائی۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کرنا۔ غلاموں سے مساوات اور متواضع زندگی بسر کرنے کی تاکید فرمائی۔ اس کے بعد سنہ ۱۱ھ میں ۱۲ ربیع الاول پیر کو دنیا سے رحلت کر گئے اور خدا کے واصل سے واصل ہوئے صلے اللہ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ ؎

ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے حق کے حبیبؐ — عاجزوں کو ہو زیارت یا نصیب وہ یا نصیب

دعا ہے کہ ہمیں اللہ تعالےٰ اپنے حبیبؐ پاک کی شفاعت و زیارت اور حضوری نصیب فرمائے۔ ؎

دل کو ڈھارس تب بندھے جب حق کا پیارا دیکھ لوں — رحمۃ للعٰلمین دل کا سہارا دیکھ لوں

قارئین کی خدمت میں

نیوز پرنٹ کاغذ جس پر اخبار اور جرائد رسائل چھپتے ہیں پہلے بھی بعض وجوہات سے بہت گراں اور مہنگا ملتا تھا۔ لیکن پھر بھی چار و ناچار جہاں تک امکان و مقدور کا دائرہ تھا خریدا جاتا اور رسالہ باقاعدہ پورے ۴۵ صفحات پر شائع کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا تھا۔ اب چونکہ مشرقی پاکستان کے حالات کی ناسازگی کی وجہ سے کاغذ نہیں آرہا بازار میں کاغذ اتنا مہنگا ہوگیا ہے کہ رسالہ کا ۴۵ صفحات پر شائع کرنا دائرہ امکان سے خارج ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ رسالہ کی اشاعت کے دیگر اخراجات بھی بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے موجودہ چندہ مبلغ پانچ روپے کے عوض اس کی اشاعت کا باقی اور قائم رکھنا ناممکن ہوگیا ہے۔ اگر چندہ بڑھایا جائے تو خریداروں پر بہت دشوار ہوگا۔ اس لئے جب تک کاغذ کی قیمت اعتدال پر نہیں آتی اور ملک کے حالات پرسکون نہیں ہوتے ہم رسالہ کو صرف ۱۶ صفحات پر شائع کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ملکی حالات کو بہتر بنائے۔ آمین

ایڈیٹر

اطلاعات یارانِ طریقت

نئی آبادی مہر حاکم دین

مورخہ ۹ اپریل کو نئی آبادی مہر حاکم دین مرحوم میں حاجی مہر عبدالحق صاحب جماعتی نقشبندی نے حضرت امیر ملت نور اللہ مرقدہ کا اور حضرت سراج الملت رحمۃ اللہ علیہ کا اور حضرت خواجہ محمد کرم الٰہی اور حضرت شیخ ڈاکٹر اللہ دتہ کنجاہی رحمۃ اللہ علیہما کا سالانہ عرس کرایا۔ حضرت جوہر الملت اور حضرت سید عمر للہ سید افضل حسین شاہ صاحب وسید منور حسین شاہ وسید خورشید حسین شاہ صاحبان وسید مظفر حسین شاہ صاحب نے آستانہ عالیہ علی پور شریف سے شرکت کی۔ رات کو وعظ اور نعت خوانی ہوئی۔ دن کو جمعہ سے قبل وعظ اور نعت خوانی ہوئی اور پھر ختم شریف پڑھ کر ایصال ثواب کیا گیا۔

کنجاہ شریف

مورخہ ۱۱ اپریل کو کنجاہ ضلع گجرات میں حضرت شیخ ڈاکٹر اللہ دتہ صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ کا زیر اہتمام جناب صاحبزادہ محمد امین صاحب سالانہ عرس شریف حسب دستور سابق ہوا۔ رات کو جناب علامہ جوہر الملت سید اختر حسین شاہ صاحب اور جناب علامہ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب و دیگر علماء کرام جو مدعو کئے گئے تھے وعظ فرمایا۔ تقریباً رات کے دو بجے تک یہ نورانی محفل قائم رہی۔ اگلے روز فجر کی نماز کے بعد قرآن خوانی اور نعت خوانی ہوئی اور ایک مولوی صاحب نے مختصر وعظ فرمایا اور حضرت جناب صاحبزادہ کیپٹن محمد امین صاحب نے اتحاد کے موضوع پر نہایت پُر تاثیر وعظ فرمایا۔ پھر حضرت جوہر الملت مدظلہٗ نے دعائے خیر کی اور جلسہ برخاست ہوا۔

محمود بوٹی

مورخہ ۱۶ اپریل کو موضع محمود بوٹی ضلع لاہور میں سید کرامت علی شاہ صاحب کے زیر اہتمام حسب دستور سابق سالانہ عرس شریف ہوا۔ جس میں حضرت مولانا الحاج پیر سید افضل حسین شاہ صاحب علی پوری تشریف لائے۔ رات کو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ نماز کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد راقم الحروف نے وعظ کیا۔ جناب صوفی محمد اسمٰعیل صاحب قصوری نے نعت خوانی کی۔ الحاج سید محمد طفیل نے بھی شمولیت فرمائی۔